بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۴ | ۲۲ صلح ۱۳۴۵ ہش ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۲۲ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں

نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور جملہ ارکان حمد و ثنا دلی جوش سے صادر ہوں

"جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا حضرت عزت اور توبہ استغفار اور دعا اور درود ہیں وہ دلی جوش سے صادر ہوں لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے۔ گویا وہ خدا کو دیکھ لے اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔ پس آیت یقیمون الصلوٰۃ کے معنی ہیں کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں۔ اس لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا ھدیً للمتقین یعنی جہاں تک ممکن ہو وہ تقوے کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کرے پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑ دوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائیگی اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور جہاں تک ان سے ہو سکا اس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے۔ غرض نماز کے متعلق جس نائد ہدایت کا وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آ جائے کہ انسان کی آنکھ اپنے محبوب حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے اور خوارق عادت کیفیت مشاہدہ جمالِ باری کی میسر آ جائے جو لذات روحانیہ سے سراسر معمور ہو اور دنیاوی رذائل اور انواع و اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سماعی سے دل کو متنفر کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحسنات یذھبن السیئات"

(حقیقۃ الوحی ص۱۳۵، ۱۳۶)

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۲۱ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

—○ کل شام حضور ایدہ اللہ نے دفتر وقف جدید کی نئی عمارت میں تشریف لے جا کر معلمین وقف جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کی اختتامی تقریب میں شرکت فرمائی۔ حضور نے کلاس میں شریک معلمین کو اپنے دستِ مبارک سے سند ات عطا فرمانے کے علاوہ انہیں نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ بعد میں حضور نے افطار پارٹی میں بھی شرکت فرمائی۔ (حضور کے خطاب کا خلاصہ تحریری اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

—○ ربوہ ۲۱ جنوری۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کل مورخہ ۲۷ رمضان المبارک سے نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس شروع کیا ہے جو رمضان کے اختتام تک جاری رہے گا۔ آپ سے قبل محترم سید محمود احمد صاحب ناصر حدیث شریف کا درس دے رہے تھے۔

—○ ربوہ ۲۰ جنوری۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے متعلق آج رات دس بجے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ابھی تک حالت خطرے سے باہر نہیں۔ کل تک دس بوتل خون دیا جا چکا ہے۔ خوراک صرف گلوکوز کی شکل میں جسم میں داخل کی جا رہی ہے۔ اصل بیماری کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ ان کے ریڑھ کی ہڈی کا پانی لیبارٹری میں ٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمارے نہایت مخلص بھائی کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—○ چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ سر درد کی بیماری کی وجہ سے گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بیماری بہت پیچیدہ ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

—○ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں مقبول ہوتی ہیں اور رمضان المبارک بھی دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ضرور دعا کریں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عہدہ داران کو اطفال کی تربیت کرنے کی صحیح رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم اطفال ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ جنوری ۱۹۶۶ء

جاھدوا فی اللہ حق جہادہ

جہاد کے معنی ہیں کوشش کرنا۔ اسلام میں اس کے معنی ہیں دین میں کوشش کرنا اور چونکہ ہر کام جو تقوےٰ سے کیا جائے دینی کام ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے ہر شعبہ حیات کے کاموں میں تقوےٰ باللہ کو ضروری قرار دیا ہے اس لئے ایک مسلمان کا ہر کام جہاد ہونا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں ہم جو کام بھی تقوےٰ باللہ کے ساتھ کریں یہ جہاد ہے۔

زندگی کے کئی شعبے ہیں ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرنا بھی ہے۔ دشمن کا مقابلہ اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح وہ مسلمانوں پر اسلام کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر دشمن تلوار سے حملہ کرتا ہے تو تلوار کا حملہ روکنے کے لئے تلوار سے مقابلہ کرنا بھی جہاد ہے اور اگر وہ فلسفہ وغیرہ سے حملہ کرتا ہے اور عقلی دلائل سے اسلام کو مٹانا چاہتا ہے یا کسی اور پُرامن طریقے سے حملہ کرتا ہے تو اسی طرح اس کا مقابلہ بھی کیا جائے گا اور یہ بھی جہاد ہوگا۔ پھر پُرامن ذرائع سے اللہ تعالےٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا یہ بھی جہاد ہے۔ اس جہاد کے بھی کئی پہلو ہیں۔ زبانی تبلیغ۔ تحریر کے ساتھ تبلیغ اور نیک اعمال کے نمونہ سے تبلیغ کرنا بھی جہاد ہے۔

اس سے واضح ہے کہ ایک مسلمان کا ہر فعل جہاد ہوتا ہے۔ اگر وہ ہر فعل اللہ تعالےٰ کی رضا تقوےٰ باللہ سے کرے۔ اس لئے ایک مسلمان کی تمام زندگی جہاد ہے۔ اوپر جو کچھ ہم نے کہا ہے اس سے واضح ہے کہ جہاد صرف تلوار سے جہاد کرنا نہیں ہے بلکہ ایک مسلمان کا ہر کام جہاد ہے۔ اب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ؕ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ؕ ملۃ ابیکم ابراھیم ؕ ھو سمّٰکم المسلمین ۙ من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شھداء علی الناس ۚ فاقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ؕ ھو مولٰکم ۚ فنعم المولیٰ ونعم النصیر ۝ (سورہ حج آیت ۷۹)

اور اللہ (تعالےٰ) کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بندگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیمؑ کے دین کو (اختیار کرو کیونکہ) اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی۔ تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ (تعالےٰ) کو مضبوطی سے پکڑو۔ وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے۔ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

جب ایک مسلمان کی زندگی کا ہر فعل جہاد ہے تو لازم ہے کہ ہر فعل پوری کوشش اور تقویٰ باللہ سے کیا جائے۔ آیہ محولہ بالا میں اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ اس نے ہم کو اس کام کے لئے چن لیا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہر کام کی تکمیل کے لئے پوری کوشش کریں اور جہاد کا حق ادا کریں۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہی نہیں کہ ہم نے تم کو یونہی چن لیا ہے۔ اور بس حکم دے دیا ہے کہ جہاد کرو۔ بلکہ ہم نے تم کو اس کام کے سرانجام دینے کے لئے مدد میں کوئی کمی اٹھا نہیں رکھی بلکہ زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایسی راہنمائی کی ہے کہ تم ان احکام کو بجا لا کر پوری طرح بغیر حرج کے کوشش کر سکتے ہو۔ یہی ملت ابراہیمی ہے۔ تمہارا نام اللہ تعالےٰ نے مسلمان رکھا ہے۔ پہلے بھی اور قرآن کریم میں بھی۔ تاکہ رسولؐ تم پر گواہ رہو۔ اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ یعنی رسولؐ اللہ تمہارے سامنے اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور اسلامی تعلیم دیتا ہے اور تم آگے تمام دنیا کو وہ تعلیم پہنچاؤ۔ اور ان کے سامنے اسلام کا نمونہ پیش کرو۔ یہی جہاد فی اللہ ہے کہ ہم نہ صرف دوسروں تک تقریر و تحریر سے اسلام پہنچائیں بلکہ اپنے نیک نمونہ سے بھی ان کو متاثر کریں۔

الغرض جنگ ہو یا امن ایک مسلمان کا کام ہر وقت جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہنا ہے اور محض بے دلی سے نہیں بلکہ جہاد کا پورا حق ادا کرنا لازمی ہے۔

بھارت کے پاکستان پر گزشتہ حملہ میں پاکستان کے مسلمانوں نے واقعی جہاد بالسیف کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے واقعی جہاد کا حق ادا کیا ہے۔ اس جہاد کے دوران مسلمانوں نے نہ صرف اسلامی شجاعت کا نمونہ پیش کیا ہے۔ بلکہ اسلامی اخلاق کا بھی نمونہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے حملہ آور فوج کا مقابلہ جی توڑ کر کیا ہے۔ مگر کسی ظلم و ستم کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ہمارے جانباز سپاہیوں نے نہتوں پر حملے نہیں کئے۔ سول آبادی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا نہ کسی بچہ بوڑھے غیر محارب کو ذرا سی تکلیف دی ہے۔ انہوں نے بھارتی فوجوں کا جواب بے شک بڑی قربانیوں کے ساتھ دیا ہے مگر اس امر کی دشمن نے بھی شہادت دی ہے کہ انہوں نے مفتوحہ علاقہ میں نہ تو عورتوں کی بے حرمتی کی ہے اور نہ انہیں اغوا کیا ہے۔ بلکہ جہاں بھی قابض ہوئے ہیں لوگوں کو امن دیا ہے الا ماشاء اللہ

یہ اللہ تعالےٰ کا عظیم فضل ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان پر مزید فضل یہ کیا ہے۔ کہ ان کو اپنے سے پانچ چھ گنا زیادہ طاقت کے مقابلہ میں فتح یاب کیا ہے۔ اس کے باوجود جب انہیں جنگ بند کرنے کو کہا گیا ہے تو باوجودیکہ وہ فتح یاب ہو رہے تھے۔ انہوں نے جنگ بند کر دیا۔ اور اب صلح و صفائی کی باتوں میں بھی پاکستان نے فائق حصہ لیا ہے۔ لیکن گو تلوار کی جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اب امن کی جنگ جاری ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارا بہادر اور شجاع ملک اسلامی اخلاق فائقہ کا مظاہرہ کرے گا۔ اور اس میں بھی جہاد کا حق ادا کرے گا۔ اسلام نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ صرف تلوار کی جنگ میں دشمن کو شکست دینا نہیں ہے بلکہ امن کے محاذ پر بھی اس کو شکست فاش دینا ہے تاکہ ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکیں۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمارا انتخاب کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم تمام بنی نوع کے اوپر گواہ ٹھہرائے جائیں۔

تکونوا شھداء علی الناس

حقیقت یہ ہے کہ یہ جہاد تلوار کے جہاد سے زیادہ مشکل اور زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا کے سامنے اسلامی اخلاق کا بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔ فریب۔ کینہ وری۔ تعصب اور ضد الغرض تمام شیطانی رجحانات کے آگے بند باندھنا ہے۔

۔۔۔۔ شہ رگِ انساں سے بھی قریب

آنکھوں سے دُور تر ہے مگر جاں سے بھی قریب
رہتا ہے وہ تو شہ رگِ انساں سے بھی قریب

دیکھا تو دُور دُور تلک اس کا نشاں نہ تھا
سوچا، تو تھا وہ دیدۂ حیراں سے بھی قریب

ہونٹوں پہ تیرا نام ہے، آنکھوں میں تیرا غم
مشکل سے بھی قریب ہے آساں سے بھی قریب

شامل مرے وجود میں تیرا وجود ہے
تو ہے مرے تصور و امکاں سے بھی قریب

دل میں بسو، نظر میں رہو، جس طرف سے آؤ
میں یاں سے بھی قریب ہوں، میں واں سے بھی قریب

میں اس گلی کی موجِ ہوا کا اسیر ہوں
منزل ہے میری کوچۂ جاناں سے بھی قریب

لپٹا ہوا ہے آنچ کے پردوں میں ہر نفس
آتش ہے کوئی سینۂ سوزاں سے بھی قریب

پرویز پرویزی

بلدۃ طیبۃ ورب غفور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان افروز زندگی کا ایک منظر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

رمضان المبارک اسلامی زندگی کے لئے موسمِ بہار کا حکم رکھتا ہے۔ جہاں کہیں مسلمان ہوتے ہیں اس مبارک مہینہ کے چاند کے نظر آنے کے ساتھ ہی ان کی زندگی میں ایک نئی لہر دوڑ جاتی ہے وہ فوراً تیار ہو جاتے ہیں کہ اس مقدس ماہ کی برکات سے استفادہ کریں۔ دن کو روزہ رکھیں اور راتوں کو ذکرِ الٰہی میں بسر کریں۔ یوں تو ایک سچے مسلمان کے لئے اسلام کے احکام کے رو سے سارے دن اور ساری راتیں ہی اللہ کی یاد میں گزرنی چاہئیں اور گزرتی ہیں مگر رمضان ہر مسلمان کے لئے نئی تروتازگی اور جدید روحانی قوت کا مکمل سامان لے کر آتا ہے۔ رمضان مسلمانوں کے ہر شہر کے لئے خاص خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے مگر رمضان کی جوشان جماعتِ احمدیہ کے مرکز میں ہوتی ہے اور جس طرح سے رمضان کی غیر معمولی برکات کا انتشار ربوہ کے در و دیوار پر نظر آتا ہے وہ ایک بے مثال ایمان افروز منظر ہے اور انسان کی رگ و پے میں حرارت ایمان کی زبردست لہر دوڑانے کا موجب ہے۔

عید کا چاند دیکھنے کے لئے تو ہر جگہ اہتمام کیا جاتا ہے ہر چھوٹے بڑے کی نگاہ افقِ آسمان پر لگی ہوتی ہے مگر رمضان کا چاند دیکھنے کے لئے جن مقامات میں خاص اہتمام کیا ہے ان میں سے ایک ہماری پیاری بستی ربوہ بھی ہے۔ دوست بڑے شوق سے مغرب کی نماز سے پہلے اور نماز کے بعد آسمان کی طرف توجہ سے دیکھتے ہیں۔ چاند نظر آنے پر ایک بشاشت چہروں پر دوڑ جاتی ہے اور ایک دوسرے کو مسرت سے چاند دیکھ لینے کی خبر دیتے ہیں۔ گھروں میں فوراً چہل پہل شروع ہو جاتی ہے اور نئے پروگرام جاری ہو جاتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد ربوہ کی دس بارہ مساجد میں قرآن مجید سننے کے لئے تراویح کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور حفاظ بڑی محبت سے خدائے قدوس کا زندہ کلام لوگوں کو سناتے ہیں۔ ربوہ کے سننے والوں میں ایک بڑی کثرت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو کلام اللہ کے معنے جانتے اور اس کے مطالب سے آگاہ ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے قرآن مجید ایک کھلی کتاب ہے اور اس کی قرأت ان کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے نعمتوں اور الٰہی فضلوں کے ذکر کو سنکر وہ مجسم شکر بن جاتے ہیں اور آیاتِ وعید و عذاب کے پڑھے جانے پر ان کے دل لرز جاتے ہیں اوامر کو سنکر ان پر عمل پیرا ہونے کا عزم قوت پکڑتا ہے اور نواہی کے ذکر پر ان سے بچنے کی پختہ نیت کرتے ہیں پس یہ تراویح اس شہر میں اور ہی رنگ رکھتی ہیں صرف الفاظ ہی نہیں سنے جاتے جن کی رسائی صرف کانوں تک ہو بلکہ اس کے معانی اور مطالب دلوں پر وارد ہوتے ہیں۔ تراویح کے علاوہ راتوں کا کچھ ابتدائی حصہ گھروں میں ذکرِ خدا اور رسولؐ میں گزرتا ہے پھر آرام کیا جاتا ہے بہت سے شب بیدار بزرگ تو آدھی رات کے بعد فوراً ہی تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع کا منظر پیش کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ایک اکثریت آخری حصہ شب میں اپنے رب کے حضور گریہ کناں سنائی دیتی ہے گھروں کی روشنیاں بتا رہی ہیں کہ اہلِ خانہ تہجد کی ادائیگی اور روزہ کی تیاری میں مصروف ہیں اس وقت بھی کچھ لوگ مساجد میں جا کر تنہائی میں نوافلِ تہجد ادا کرتے ہیں ہر جگہ دعاؤں پر زور ہے آہ و بکا جاری ہے۔ سب کی دعاؤں کا مرکزی نقطہ یہ ہوتا ہے کہ اے خدا! تیری توحید جلد زمین پر پھیل جائے اور ساری دنیا تیرے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور سب کو تیرے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت نصیب ہو تا وہ سارے کے سارے اسلام کی فوج میں شامل ہو کر اسلام کی اشاعت کے جہاد میں شامل ہو جائیں۔ ان نوافل سے فارغ ہو کر ربوہ کے احمدی مرد اور احمدی عورتیں اسلامی حکم کے مطابق سحری کھاتے ہیں سحری ختم ہوتے ہی مسجد مبارک کے پُرشوکت لاؤڈ سپیکر سے مؤذن خدائے بزرگ و برتر کی کبریائی کا اعلان کرتے ہوئے اذان شروع کرتا ہے۔ یہ آواز ربوہ کی میلوں میں پھیلی ہوئی کھلی آبادی کے ہر گوشے میں سنی جاتی ہے۔ یہ آواز نہایت پُرکیف ہوتی ہے اور جب مؤذن زیادہ سریلی اور درد بھری آواز والا ہوتا ہے تو اس کا اثر اور بھی گہرا ہوتا ہے۔ میں نے دنیا کے بہت سے شہروں میں اذان سنی ہے اور صبح کی اذان خاص طور پر توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اذان میں اسلام کی صداقت کا نہایت زبردست اعلان ہوتا ہے۔ ذرا غور تو کریں کہ چودہ سو برس پیشتر جب مکہ مکرمہ میں ہمارے سیّد و مولیٰ (بآبائنا ھو وامھاتنا) صلے اللہ علیہ وسلم نے یکہ و تنہا پہلے دن اذان کی روح یعنی توحید کا اعلان کیا تھا تو قریش مکہ کیا کہتے تھے؟ اور پھر جب مدینہ معظمہ میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے اذان کے معروف کلمات میں نماز کے لئے نداء کا حکم فرمایا تو کافر کس طرح ہنسی اور مخول کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزوا و لعبا (المائدہ ۵۹) اگر آج وہ لوگ دنیا میں آ جائیں اور سنیں اور دیکھیں کہ اذان کے کلمات مشرق اور مغرب میں گونج رہے ہیں۔ ہر بلندی اور پستی سے خدا تعالےٰ کی کبریائی اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت بزرگی کا اعلان ہو رہا ہے تو ان لوگوں کی کیا حالت ہو؟ پرانے مُردوں کو جانے دیجئے آج کے غیر مسلموں کے لئے بھی یہ سوچنے والی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ ورفعنا لك ذكرك کے ماتحت کس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر معمولی مقبولیت بخشی ہے اور کس طرح مدینہ منورہ سے بلند کی جانے والی اذان دنیا بھر کی مسجدوں کے بلند میناروں سے دُہرائی جا رہی ہے عالم تصور میں یوں نظر آتا ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی روح ہر مؤذن سے کہہ رہی ہے کہ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے جن الفاظ میں مجھ حبشی نژاد سے محبت کے ساتھ فرمایا تھا کہ بلال یوں اذان دو اور میں نے اسلام کے ضعف کے وقت اللہ اکبر کہہ کر خدا کی کبریائی کا اعلان کیا تھا تم آج زمین کے چپہ چپہ میں، اسلامی شہروں میں، مسلمانوں کی بڑی بڑی بستیوں میں بلکہ اسلامی سلطنتوں کے بڑے بڑے مراکز میں اذان تو انہی الفاظ میں کہتے ہو اور لاؤڈ سپیکروں اور ریڈیائی لہروں کے ذریعہ اسے دور و نزدیک پہنچا رہے ہو مگر کیا تم یہ بھی سوچتے ہو کہ تمہاری ان اذانوں میں "روحِ بلالی" بھی موجود ہے؟ تم خوش الحان سہی، تمہارے الفاظ زوردار سہی مگر یہ بھی تو غور کرو کہ میری اذان اور تمہاری اذانوں میں کتنا فرق ہے؟ تم الفاظِ اذان کہہ کر تسلی پا لیتے ہو اور گھر میں بیٹھ رہتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ذریعے جو اذان دلائی تھی اس نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو بے چین اور بے قرار کر دیا تھا اور جب تک وہ لوگ اپنے گھر بار، اپنے عزیز و اقارب، اپنی جائدادیں اور اپنے اموال قربان کر کے اکنافِ عالم میں توحید کے پیغام کو لے کر پہنچ نہ گئے اور انہوں نے شرک کے قلعوں کو مسمار نہ کر دیا انہیں آرام نہ آیا وہ چین سے نہ بیٹھے۔ سوچو اور پھر سوچو کہ کیا تمہاری اذانوں کے پیچھے یہ جذبہ موجود ہے کیا ان کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے؟ عالم تصور میں حضرت بلال رضؓ کے اس سوال پر میری روح پکار اٹھی کہ باقی دنیا کا تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے دیوانوں کو جس اسلامی اذان کے دہرانے کا ارشاد فرمایا ہے وہ اسی جذبہ سے معمور ہے وہ پوری طرح روحِ بلالی پر مشتمل ہے یہی وجہ ہے کہ قادیان اور ربوہ کی اذانوں کا اثر ہے کہ بوڑھے احمدی اپنے نونہالوں کی زندگیاں راہِ خدا میں وقف کرتے ہیں نوجوان بصد شوق و شکر اس راہ میں قربان ہونے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں احمدی مرد اپنی پسینہ کی کمائی اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پیش کر رہے ہیں احمدی عورتیں اپنی جائدادیں اور اپنے عزیز زیورات تک اللہ تعالےٰ کی خاطر نچھاور کر رہی ہیں اس روح کا نتیجہ ہے کہ مشرق و مغرب میں اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے۔

کفرستانوں میں سچی اذانیں دی جا رہی ہیں مسجدیں بن رہی ہیں۔ قرآنِ مجید کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ پادریوں، پنڈتوں اور دہریہ سائنسدانوں اور فلاسفروں کے اسلام پر اعتراضات کے دندان شکن اور تشفی بخش جواب دئے جا رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اسلام کے جھنڈے اٹھائے دنیا کے ملکوں میں پھیل رہے ہیں۔ یہ خوش آئند اور نہایت شاندار مستقبل کا آغاز ہے اور نہایت دلکش آغاز ہے اس نظارہ سے روحِ بلالؓ مطمئن نظر آتی ہے کہ اذان کا اصل مقصود حاصل ہو رہا ہے اور شیریں ثمر لگ رہے ہیں عالمِ تصور میں میں دُور نکل گیا۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ ربوہ کا رمضان المبارک جاندار اور حقیقی طور پر ثمردار رمضان ہوتا ہے۔ فجر کی اذان سنکر لوگ رواں دواں مسجدوں کی طرف چل پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں نماز کے بعد ہر مسجد میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور دیگر بابرکت کتب کے درس ہوتے ہیں اور ہر مسجد ایک بقعۂ نور اور علم و عرفان کی درسگاہ ہوتی ہے بالخصوص مرکزی

مسجد مبارک کی تو بالکل نرالی شان ہوتی ہے جہاں خود خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچوں نمازیں پڑھاتے ہیں۔ ان نمازوں کا روحانی لطف غیر معمولی ہوتا ہے خشوع و خضوع کی خاص حالت ہوتی ہے۔ نماز فجر کے بعد اس مسجد میں ان دنوں جبکہ میں اعتکاف سے یہ سطور لکھ رہا ہوں ہمارے محسن استاد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے چھوٹے صاحبزادے اور ہمارے قابلِ فخر شاگرد جناب سید محمود احمد صاحب فاضل احادیثِ نبویہ کا درس دیتے ہیں۔ جس عشق و محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے انداز میں یہ سادہ درس ہوتا ہے وہ سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختصر وقت ہوتا ہے مختصر اور تھوڑے الفاظ ہوتے ہیں مگر دل میں کھب جانے والے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میر محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی عمر اور علم میں برکت دے۔ آمین۔ مجھے ان کے اندازِ تکلم میں اپنے بزرگ استاد کی پوری جھلک ابھرتی نظر آتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فیکٹری ایریا کی مسجد میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف بھی نہایت مؤثر اور کیف آور انداز میں ذکرِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں باقی مساجد کی تفصیل میرے علم میں نہیں البتہ اتنا جانتا ہوں کہ مسجد ناصر دارالرحمت میں شروع رمضان میں جو درس حدیثِ نبوی خاکسار نے شروع کیا تھا وہ دوسرے عشرہ میں کراچی درس القرآن کے لئے جانے کے باعث اور اب آخری عشرہ میں مسجد مبارک میں اعتکاف کرنے کے باعث میری جگہ میرے بیٹے عزیزم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے دے رہے ہیں اور احباب اس درس سے بھی کافی متاثر ہیں۔ الحمد للہ۔ بہرحال ربوہ میں اس طرح اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھرپور ذکر سے راتیں معمور ہیں۔

نمازِ فجر کے بعد گھروں سے تلاوت قرآن مجید کی آوازوں سے روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسلام کے دورِ اوّل کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ طلوعِ دن کے بعد اداروں اور مدرسوں میں کاروبارِ زندگی شروع ہوتا ہے بازاروں میں بھی خرید و فروخت ہوتی ہے مگر رمضان کی وجہ سے قدرے تخفیف ہوتی ہے۔ زوالِ شمس کے ساتھ ہی مسجد مبارک سے پھر اذان بلند ہوتی ہے اور ظہر کے بعد عصر تک ایک اور محفلِ روحانیت پوری آب و تاب سے سجتی ہے یہ قرآنِ پاک کے درس کی مجلس ہے۔ لوگ بڑی کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوتے ہیں وسیع و عریض مسجد اپنے صحن سمیت بھر جاتی ہے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوتا ہے خواتین بھی ذوق و شوق سے اور بکثرت شامل ہوتی ہیں۔ یہ درس ماہِ رمضان میں سارے قرآن مجید کا ہوتا ہے پانچ پانچ پارے سلسلہ کے علماء بطور درس بیان کرتے ہیں پہلے ایک پارہ کی تلاوت ہوتی ہے پھر اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کی جاتی ہے اور وقت کے مناسبِ حال قرآنی حقائق ذکر کئے جاتے ہیں۔ آجکل محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ درس دے رہے ہیں ان کی آواز میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز سے بہت مشابہت ہے نہایت سوز و گداز سے تلاوت کرتے ہیں اور نہایت دلکش انداز میں تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی روح پگھل رہی ہے اور دل سے نورانیت کی لہریں اٹھتی ہیں درس قرآن مجید کا ماحول مہینہ بھر روحوں کو صیقل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور ہر عالم کا بیان روحانی رنگ رکھتا ہے ع

ہر گلِ را رنگ و بوئے دیگر است

یہ درس انتیس رمضان کو مکمل ہوا کرتا ہے اور آخری تین سورتوں کا درس پہلے سالوں میں صحت کے وقت خود سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے اور اس سال انشاء اللہ العزیز ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ دیں گے۔ یہ درس سارے قرآن مجید کے درسوں کا آخری معراج ہوتا ہے اور اس کے بعد تمام سامعین اپنے امام کی اقتدا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ اور پوری تضرعات سے اجتماعی دعا کرتے ہیں۔ یہ روحانی طور پر ایک زریں موقعہ ہوتا ہے جو دلوں کو دھو کر نئی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ ایک مزید بات ہے کہ اس موقعہ پر ربوہ کے ہزارہا باشندوں کے علاوہ بہت سے احباب دوسرے شہروں سے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان سب کی دعاؤں کا مرکزی نقطہ غلبۂ اسلام اور قرآنِ مجید کی اشاعت کے لئے دردمندانہ التجا ہوتی ہے۔ میں نے چاہا تھا کہ ربوہ کے رمضان المبارک میں ایمان افروز منظر کی ایک جھلک قارئین تک پہنچاؤں مگر مجھے اعتراف ہے کہ میں اس میں قاصر رہا ہوں اور سچ یہ ہے کہ روحانی زندگی کے بہت سے پہلو الفاظ کی حد بندیوں میں آ ہی نہیں سکتے۔ بھلا آپ ہی بتائیں کہ میں اس کیفیت کو کس طرح الفاظ میں بیان کروں جو دنیا جہاں سے اس نرالے منظر کو دیکھ کر قلبِ مومن میں پیدا ہوتی ہے کہ ربوہ کی مساجد میں ڈیڑھ سو کے قریب مرد و زن کپڑوں کے خیمے بنائے دھونی رمائے پڑے ہیں۔ دن رات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ تسبیح و تحمید میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ تضرع و زاری سے نوافل ادا کرتے ہیں۔ اکیلی مسجد مبارک میں سوا سو معتکف ہیں۔ ان میں جوان بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں۔ پاکستانی بھی ہیں اور بعض دوسرے ممالک کے بھی ہیں۔ ربوہ کے بھی ہیں اور دوسرے شہروں سے بھی آئے ہوئے ہیں بعض تھوڑے پڑھے ہوئے بھی ہیں اور بعض دنیوی اور دینی علوم کے اعتبار سے بڑے بڑے عالم ہیں۔ کتنا پرکیف منظر ہے کہ سارے کے سارے قرآنِ پاک ہاتھوں میں تھامے تلاوت کر رہے ہیں دل بریاں ہیں اور آنکھیں گریاں ہیں۔ تھک جاتے ہیں تو تسبیح و تحمید کرتے ہوئے صحنِ مسجد میں ذرا سا چل پھر لیتے ہیں۔ آدھی رات کے بعد ذرا ان کے خیموں کے باہر کان دھریں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُبلتی ہنڈیا کی طرح اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر پگھل رہے ہیں۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت یہ اپنی، اپنے بھائیوں، اپنی بہنوں اور اپنے بچوں بچیوں کی حاجات کی حاجت روائی کے لئے بھی بارگاہِ احدیت میں دست بدعا ہوتے ہیں۔ اپنے سب ایسے احباب کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے ہیں جنہوں نے ان سے دعا کے لئے کہا ہوتا ہے وہ اپنے رب سے تنہائی میں درد بھرے دل سے عرض پرداز ہوتے ہیں کہ اے کریم خدا! تیرے ان بندوں اور بندیوں نے حسن ظن کر کے تیرے ان گنہگار بندوں سے دعا کے لئے درخواست کی ہے تو سب حال کا واقف ہے اپنی شانِ کریمی کے طور پر ان کی ضرورتوں کو پورا کر دے۔ سچ ہے کہ یہ خدا کے گھر کے سوالی یہ دعائیں بھی کرتے ہیں مگر مرکزی دعا ان کی یہی ہوتی ہے کہ خدایا! تیری توحید پھیل جائے تیرا دین غالب آ جائے تیرے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہر ملک اور ہر خطۂ زمین میں قائم ہو جائے۔ تیری جماعت اپنے نصب العین، اشاعتِ اسلام میں کامیاب و کامران ہو۔ اس کے سب کارکن، مبلغ اور مبشر جو گھروں سے دور تیری محبت کی خاطر تیرے نام کے بلند کرنے میں مصروف ہیں وہ موید و مظفر ہوں اور ہمارا پیارا امام ایدہ اللہ بنصرہ اپنے تمام عزائم اور مقاصد نیز اپنی تمام سکیموں میں کامیاب ہو تا اسلام کا جھنڈا بلند سے بلند تر ہو جائے۔ یہ ان دعاؤں کا خلاصہ ہے جو اعتکاف میں بیٹھنے والے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی کرتے ہیں۔ اے کاش! احمدیت سے باہر کے لوگوں پر یہ حقائق منکشف ہوں اور وہ تاریکیوں سے باہر آئیں۔ آمین۔

یہ ربوہ کے رمضان المبارک کی ایک جھلک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس بابرکت مہینہ کی جملہ برکات سے حصۂ وافر عطا فرمائے اور اس کی آغوشِ رحمت ہمیں حاصل ہو۔

اللّٰھم آمین یا رب العالمین

درخواستِ دعا

برادرم مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز بدوملہی میں بعارضہ دل جلسہ سالانہ کے بعد سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنازہ ہائے غائب

بعض احباب جماعت جنازہ ہائے غائب کے متعلق جو درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھجواتے ہیں۔ اس میں نہ تو جماعت کے ذمہ دار عہدیدار احباب کی تصدیق اور توضیح ہوتی ہے نہ ہی وجوہات کا ذکر ہوتا ہے کہ کس وجہ سے ان احباب کا جنازہ غائب حضور پڑھائیں مثلاً سلسلہ کی خاص اہم خدمات یا یہ کہ جنازہ ان وجوہات سے ہوا ہی نہیں یا ہوا ہے تو اس وجہ سے بہت ہی کم احباب جنازہ میں شمولیت کر سکے وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا احباب ان امور کو ملحوظ رکھ کر ایسی درخواستیں بھجوایا کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

رمضان - حصولِ تقویٰ کا مہینہ

(مکرم صلاح الدین خالد صاحب سابق مبلغ ہالینڈ)

ماہ رمضان کے روزے رکھنا پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے روزہ کوئی نئی اور نرالی عبادت نہیں کہ دنیا کی تمام قوموں میں صرف مسلمانوں کو اس کا مکلف کیا گیا ہو۔ قدیم مذاہب میں بھی روزے کا وجود کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ قدیم ہندو روزے رکھا کرتے تھے۔ ہندو سماج میں روزے دار کو بڑی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہود میں بھی روزہ ایک اہم مذہبی رکن خیال کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کوہ طور گئے اور چالیس دن روزے کا التزام کیا۔ عیسائیت میں بھی روزہ کو ایک مذہبی فریضہ کی سی وقعت و اہمیت حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ شیطان نے ان کو ورغلانا چاہا تو انہوں نے روزے رکھے انجیل متی باب ۶ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے روزہ میں ریا اور منافقت کے مادہ کو نابود کر دل کی صفائی اور پاکیزگی قلب کو زیور ایمان بنانے پر زور دیا۔

اسلام رمضان کے روزوں کو زیادہ اہمیت اور التزام کے ساتھ انسان کی روحانی تربیت کے لئے بطور سالانہ درس پیش کرتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مومن بندہ اپنے دل میں محبت الٰہی، تقویٰ اور پاکیزگی روح کا چراغ روشن کرے۔ روح اور جسم کی مسلسل ایک ماہ تربیت کے بعد وہ کندن ہو کر نکلے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۴)

اس سے ظاہر ہے کہ روزے کا مقصد حصول تقویٰ ہے اور تقویٰ کے معنی ہیں۔

- دکھ اور تکالیف سے پرہیز
- گناہ اور اسکے محرکات سے پرہیز
- اعلیٰ و ارفع روحانی مقام کا حصول

بظاہر تو روزہ رکھ کر انسان کو دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے بھوک اور پیاس کی شدت بھی بجائے خود ایک تکلیف ہے۔ لیکن یہ تکلیف غریب اور نادار لوگوں کے دکھ اور درد کو سمجھنے اور ان سے حقیقی ہمدردی اور مدد کرنے کے لئے ہمارے خوابیدہ احساس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے اور اس طرح ہر روزہ دار غرباء اور کمزوروں کی تکلیف اور مصیبت کا ازالہ کر کے ایک ایسا گلستان سجاتا ہے۔ جس میں اور دل کے ساتھ خود بھی آرام اور سکون زندگی کا مزہ پاتا ہے۔ گویا روزہ کی بدولت ایسا تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ جس سے پوری قوم کی بھلائی اور بہبود وابستہ ہوتی ہے۔

پھر جس طرح نماز سے انسان کی رائیاں دھل کر اس کا آبگینہ دل چمک اٹھتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی انسان کو مادیت سے تنفر اور بے گانگی پیدا ہوتی ہے۔ مادی تعیش اور نفسانی خواہشات ہی دراصل گناہوں کو جنم دیتی ہیں۔ روزہ کے ذریعہ ایسی خواہشات کے منہ زور گھوڑے کو لگام دی جاتی ہے۔ ایک انسان جو خدا تعالیٰ کی خاطر مہینہ بھر اپنی جائز خواہشات کو ضبط کرنا سیکھتا ہے اس کے لئے ایسی خواہشات پر غلبہ پانا کیا مشکل ہے جو گناہوں کی طرف لے جاتی ہوں۔

گناہوں سے دھل کر جب قلب انسانی صاف و مطہر ہو جاتا ہے۔ تو اس سے صفات الٰہیہ کے نقوش ابھرنے لگتے ہیں۔ اور پھر انسان تقویٰ کی اس راہ پر گامزن ہو جاتا ہے جو بلند اور ارفع روحانی مدارج کی طرف لے جاتی ہے۔ الغرض روزہ ایک ایسی روحانی عبادت اور ریاضت ہے۔ جس کی بدولت روحانیت کے بلند درجات تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔

صوفیا کی تمام تر ریاضت کا مرکزی نقطہ محبت الٰہی ہے۔ وہ تصوف اور ریاضت کی شمع روشن کرتے ہیں تو خدا کی محبت کو جذب کرنے کی خاطر۔ محبوب کو خوش کرنے اور اس کی محبت کو جذب کرنے کے لئے انسان کی عقل اس جہان میں جو سہارا ڈھونڈتی ہے وہ محبوب کی تعریف کرنے اس کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرنے اس کی خاطر اپنے آرام و آسائش کو قربان کرنے۔ محبوب سے مشابہت پیدا کرنے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ رمضان میں انسان خدا کی محبت کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے یہی طریقے اختیار کرتا ہے۔ وہ ان دنوں خدا کی تعریف و تمجید میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرتا ہے راتوں کو جاگتا ہے۔ اپنی خواہشات کو ضبط کرتا ہے۔ اس طرح وہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنے آرام و آسائش کو قربان کرتا ہے اور اپنے خدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اس رنگ و جذب کے عروج کا سماں ہوتا ہے۔ اعتکاف نشینی سے خدا اور اسکے بندہ کے درمیان راز و نیاز کے روح پرور پہلو ابھرتے ہیں۔

الغرض تقویٰ کا حصول ہی رمضان کے روزوں کی اصل غرض ہے۔ اور تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل صاف ہو۔ وہ ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو کر مجسم اخلاص اور محبت بن جائے۔ روزہ اور دیگر عبادات تو محض دل کے آبگینہ کو مانجھنے کی چیزیں ہیں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے روزہ رکھا مگر جھوٹ کو ترک نہیں کیا اور تقویٰ کی راہ اختیار نہیں کی اسکے بھوکے اور پیاسے رہنے کی خدا کی بارگاہ میں کوئی پذیرائی نہیں ہو سکتی"

جنّت میں درخت اگائیے

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور انہیں بتلایئے کہ جنت کی مٹی بڑی اچھی ہے اور پانی میٹھا ہے لیکن ہے چٹیل میدان۔ اس میں پودے اگانا۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔ یعنی اس میں پودے ذکر الٰہی سے لگتے ہیں۔

تشریح۔ یہ حدیث بھی واضح کرتی ہے کہ جنت کوئی مادی چیز نہیں ہے کیونکہ خدا کی تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور تکبیر کوئی مادی چیز تو نہیں۔ ذکر الٰہی سے خدا کا قرب اور اس کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ کسی کو یاد کرنے سے اس کے حسن و احسان کا ذکر کرنے سے دلی وابستگی پیدا ہوتی ہے اور دل میں محبت ہو تو زبان پر ذکر کا جاری ہونا بھی لازم ہے اور جب یہ کیفیت ہو تو وہ محبوب ازلی ملتا ہے اور یہی مومن کی جنت ہے۔ اگر وہ مل جائے تو اس سے بڑا کوئی نعمت نہیں۔ اور وہ مل گیا تو سبھی کچھ مل گیا۔ اس سے بڑی کوئی خوشی نہیں اور اس سے بڑا کوئی سکھ نہیں۔ پھر مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی دین میں کوئی کمی نہیں۔ تمہاری صحیح کوشش اس کے ملنے کی ضرور بار آور ہوگی۔ بیج ڈالو اور محنت کرو کھیتی ضرور بار آور ہوگی۔ قلمیں وہاں لگا کر دیکھو وہ کیسے درخت بنتی ہیں فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم خود ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اس راہ پر چل کر دیکھو۔ وہ آسمانی راہنما خود ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود کی طرف لے چلتا ہے۔ اس طرف سے کوئی کمی نہیں۔ زمین ہمیں بتا دی۔ بیج بھی بتا دیا۔ اب اپنی اپنی جنت کو خوشنما بنا لو۔ جتنا ذکر الٰہی کریں گے وہاں سائے بڑھتے جائیں گے یہاں باغ لگانے والو! آؤ وہاں کے باغ کی فکر کریں۔

تقرر نائب امراء اضلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری بشیر احمد صاحب وینس کو نائب امیر ضلع مردان اور ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کو نائب امیر ضلع سرگودھا تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

عید مبارک کیلئے
عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ
کے مائیہ ناز تحفے
۱۔ روغن سرسوں (خوشبودار)
کچی گھانی فی شیشی۔ ایک روپیہ چھ آنہ
۲۔ روغن آملہ:۔ فی شیشی ایک روپیہ دس آنہ
۳۔ خورشید ہیر آئل:۔ متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کے لئے بہت مفید
قیمت اڑھائی روپے
مفرح صحت اجزاء سے بکلی پاک مکمل گارنٹی کیساتھ
کسٹ سٹ ۱۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
۲۔ نوید جنرل سٹور۔ گولبازار ربوہ

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست قسط ۲

تحریک جدید کے سال ۳۲/۳۳ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین

۷۱	چوہدری فقیر محمد صاحب	پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ	۲۵ — ۱۰
۷۲	سلطان احمد صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۷۳	منشی فضل الدین صاحب	" " "	۲۵ — ۱۵
۷۴	مولوی عبدالعزیز صاحب	" " "	۲۵ — ۱۴
۷۵	عبدالرشید صاحب	" " "	۷۵ — ۱۰
۷۶	عبدالسلام صاحب	" " "	۷۵ — ۱۰
۷۷	دین محمد صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۷۸	محمد اقبال صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۷۹	سردار احمد صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۸۰	سلطان احمد ولد احمد دین صاحب	" "	۲۵ — ۱۰
۸۱	میاں دین محمد صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۸۲	میاں محمد ابراہیم صاحب	" " "	۷۵ — ۱۰
۸۳	محمد اسمٰعیل صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۸۴	مبارک احمد صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۸۵	سردار علی صاحب	" " "	۲۵ — ۱۰
۸۶	چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد نواب شاہ		۰۰ — ۶۱
۸۷	چوہدری محمد اسمٰعیل خالد صاحب نوکوٹ تھرپارکر		۰۰ — ۱۷۰
۸۸	چوہدری لعب الدین صاحب معہ خاندان چک ۱۶۶ بہاولنگر		۵۲ — ۲۲۵
۸۹	رفیع الدین صاحب دوکاندار منگلہ کالونی		۰۰ — ۲۰
۹۰	حکیم رحمت اللہ صاحب معہ خاندان دفتر وکالت مال ربوہ		۰۰ — ۳۲
۹۱	چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر		۰۰ — ۸۶
۹۲	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب معہ اہلیہ والدہ صاحبہ و نذیر بیگم صاحبہ چک ۱۰۹ مراد بہاولنگر		۰۰ — ۶۶
۹۳	بشریٰ بیگم صاحبہ و عبدالشکور صاحب	"	۰۰ — ۱۷
۹۴	صفیہ بیگم صاحبہ	"	۰۰ — ۱۸
۹۵	چوہدری محمد حسین صاحب	"	۰۰ — ۱۸
۹۶	" محمد طفیل صاحب	"	۰۰ — ۱۸
۹۷	شریفاں صاحبہ	"	۰۰ — ۱۸
۹۸	رشیداں بی بی صاحبہ	"	۰۰ — ۱۱
۹۹	رفیق احمد صاحب ناصر معہ والدین دادا دادی فیکٹری ایریا ربوہ		۰۰ — ۲۰
۱۰۰	شیخ محمد اسلم صاحب معہ اہل و عیال دنیا پور ضلع ملتان		۰۰ — ۱۱۳
۱۰۱	چوہدری اللہ رکھا صاحب معہ خاندان چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر		۰۰ — ۴۰
۱۰۲	" نذیر احمد صاحب " " "		۴۰ — ۳۵
۱۰۳	" رشید احمد صاحب " " "		۰۰ — ۱۰
۱۰۴	" الٰہ دین صاحب " " "		۵۰ — ۴۱
۱۰۵	حکیم محمود احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۹۱/۱۰-۱۲ ضلع ملتان		۰۰ — ۳۷
۱۰۶	" علی محمد صاحب " "		۰۰ — ۱۱
۱۰۷	" عبدالحمید صاحب صوبیدار شاہدرہ شیخوپورہ		۰۰ — ۸۰
۱۰۸	" غلام حسین صاحب "		۰۰ — ۱۰
۱۰۹	" احمد دین صاحب "		۰۰ — ۱۰
۱۱۰	حکیم ضیاء الحسن صاحب خانیوالی ضلع ملتان		۰۰ — ۵۰
۱۱۱	" محمود احمد صاحب " "		۰۰ — ۲۰
۱۱۲	اللہ دتا صاحب جراح معہ سلیم احمد صاحب " "		۰۰ — ۱۷
۱۱۳	اللہ بخش صاحب " "		۰۰ — ۱۰
۱۱۴	شیخ محمد منیر صاحب معہ اہل و عیال دنیا پور ضلع ملتان		۰۰ — ۵۹
۱۱۵	تاج النساء صاحبہ انور آباد ضلع لاڑکانہ		۰۰ — ۱۰
۱۱۶	چوہدری غلام نبی صاحب گرداور معہ اہلیہ بہاولنگر		۰۰ — ۵۰
۱۱۷	محترمہ لعل خاتون صاحب انور آباد لاڑکانہ		۰۰ — ۱۵
۱۱۸	محمد اصغر صاحب و معصوم خاتون "		۰۰ — ۲۶
۱۱۹	ماسٹر حامد علی صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ		۱۲ — ۱۰
۱۲۰	سید بشیر احمد جیلانی " "		۵۰ — ۱۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ مبشرہ بیگم جو گذشتہ سال حج کے لئے سعودی عرب گئی تھیں۔ واپس اپنے خاوند عزیزم انور احمد صاحب عباسی کے ہمراہ ۲۱ رجنوری ۶۶ء کو بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہونگی اور انشاء اللہ ۲۲ رجنوری کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچیں گی۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ خیریت سے پاکستان پہنچیں۔

(صوفی عطا محمد ربوہ)

ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کا حضرت فضل عمرؓ نمبر خریداران حضرات تک پہنچ چکا ہے۔ یہ خاص نمبر دسمبر ۱۹۶۵ء اور جنوری ۶۶ء یعنی دو ماہ کا ہے۔ بعض دوست لکھ رہے ہیں کہ انہیں جنوری کا رسالہ نہیں ملا۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ خاص نمبر دو ماہ کا ہے اب نیا شمارہ انشاء اللہ تعالیٰ فروری کو پوسٹ ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ بابت ۶۴-۶۵ء شائع ہو چکی ہے۔ اس میں آئندہ سال کے کاموں کی سکیمیں درج ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جن لجنات نے نہ لی ہو براہ مہربانی اطلاع دیکر جلد از جلد منگوالیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار صحت مند اور دیانت دار ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے بھجوائیں۔ نیز اپنی قابلیت اور تجربے کی تفصیل بھی درخواست میں لکھیں (انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

ایک مفید اعلان

رسالہ الفرقان کا حضرت فضل عمرؓ نمبر حسب معمول پوری شان سے یکصد صفحات پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ اس کی کچھ کاپیاں زائد طبع کرائی گئی ہیں جو دوست چاہیں ایک روپیہ بھیجکر طلب فرمائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

۱۸ رجنوری ۱۹۶۶ء۔ گذشتہ شب میرے لڑکے سردار عبدالسمیع سلمہ کو اللہ کریم نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمود الغنی رکھا گیا ہے۔ نومولود مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر و صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

خاکسار: احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
جو عیدوں کے موقعہ پر آپ کے بچوں اور عزیز و اقارب کیلئے بہترین تحفہ ہے جس کے استعمال سے آنکھیں خوبصورت چمکدار اور صحت مند رہتی ہیں۔
اپنے گھر میں ایک شیشی ضرور موجود رکھیں
قیمت فی شیشی سوا روپیہ ۱-۲۵
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

کیل۔ چھائیوں۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ خارش اور ایگزیما کے لئے
برناف کریم
فی ٹیوب ایک روپیہ پچیس پیسے
طبیب دوست نمونہ کیلئے تحریر فرمائیں۔
تیار کردہ:
اوپل کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ)
گجرات

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثل نمبر ۱۸۰۴۱:- میں طارق محمود قیصر ولد شیخ لعل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بی/۳۶ ملیر کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲۷ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ۱۲۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الاعبد: مبارکہ طیبہ۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد:- مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری والد موصیہ۔

نمبر ۱۸۰۴۳:- میں منیر احمد ولد مسعود احمد خورشید قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نشان رحمت ۲-۲۰۲ اے پی۔ ای۔ سی ایچ۔ سوسائٹی کراچی ۲۹۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الاعبد: مبارکہ طیبہ۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد:- مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری والد موصیہ۔

نمبر ۱۸۰۴۲:- میں مبارکہ طیبہ بنت مسعود احمد خورشید صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نشان رحمت ۲-۲۰۲ اے۔ پی۔ ای۔ سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ ۱/۲ تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۳ ۱/۲ تولہ۔ جملہ وزن ۱ ۱/۲ تولہ۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں تعلیم حاصل کرتی ہوں۔ اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: مبارکہ طیبہ۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد:- مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ سنوری والد موصیہ۔

نمبر ۱۸۰۴۳:- میں منیر احمد ولد مسعود احمد خورشید قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نشان رحمت ۲-۲۰۲ اے پی۔ ای۔ سی ایچ۔ سوسائٹی کراچی ۲۹۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الاعبد: منیر احمد بقلم خود۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔

نمبر ۱۸۰۴۴:- میں عبد الماجد ولد راجہ عبد الحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوڑی گارڈن ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۵۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقط ۶ نومبر ۱۹۶۵ء العبد عبد الماجد کراچی ۲

گواہ شد:- محمود احمد خورشید ابن مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

نمبر ۱۸۰۴۵:- میں غلام نبی ولد سراج دین قوم منہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۶ ۱/۲ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوڑی گارڈن کراچی ۲ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۶۵/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقط ۶ نومبر ۱۹۶۵ء العبد: محمود احمد سندھو

گواہ شد:- عبد الشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۸۰۴۶:- میں محمود احمد سندھو ولد شیخ فیروز الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کے کے B3 ملیر ایکسٹینشن ڈاک خانہ کراچی ۲۷ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۵/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد خزانہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: محمود احمد سندھو

گواہ شد:- عبد الشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جو شخص نیکیاں بجالانے میں دوام اختیار نہیں کرتا اس کیلئے بڑے خطرہ کا مقام ہے

خلوص اور نیکی میں مداومت اختیار کرو تاکہ تم مسلسل ترقی کرتے چلے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نیکیوں میں مداومت اختیار کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کے بندوں اور دنیاوی بندوں میں یہی امتیاز ہے کہ خدا کے بندے ایک طرف استقلال کے ساتھ کوشش کرتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں اسیطرح دینی و دنیاوی علماء میں بھی یہ فرق ہے کہ بڑے بڑے دنیادار بڑھاپے میں جاکر رک جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے لوگ آتے ہیں۔ جو زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ان پہلوں کو پیچھے ہٹایا جاتا ہے۔ لیکن دینی علماء جن کا خدا کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ ترقی ہی کرتے ہیں۔ ان کی ابتدائی اور آخری حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے وہ جوں جوں جسمانی طور پر کمزور ہوتے جاتے ہیں ان پر زیادہ روحانی علوم کھلتے جاتے ہیں کیا یہ امر ثابت نہیں کرتا کہ نیک بندوں کا منبع اور ہے اور دنیاوی انسانوں کا منبع اور ہے۔ یہ تو بے شک کمزور ہوتے ہیں لیکن ان کا منبع کمزور نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو اس وقت علوم سکھائے جاتے ہیں جب کہ رات کو لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں۔

پس انسان جس کام کو شروع کرے اس پر مداومت کرے چھوڑے نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ فلاں کی طرح نہ ہو جانا جو پہلے تہجد پڑھا کرتا تھا اور پھر چھوڑ دی تو درحقیقت یہ بڑی بری بات ہے کہ انسان ایک کام شروع کرکے پھر اسے چھوڑ دے۔ دیکھو اگر تم کل کی طرح آج بھی کام کروگے تو کل کا کام بھی تمہارے کام آئے گا۔ لیکن اگر آج کام نہیں کروگے تو کل کا کیا ہوا کام بھی ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری کل کی خدمتیں۔ کل کے روزے۔ کل کی نمازیں کام نہیں دے سکتے۔ جب تک آج بھی اسی جوش کے ساتھ کل والے کام نہ کروگے پس اپنے اعمال میں جھٹکے نہ دو۔ جو شخص اپنے اعمال میں جھٹکے دیتا ہے۔ اس کے لئے بڑے خطرے کا مقام ہے اپنے خلوص اور نیکی میں ترقی کرو۔ کل سے زیادہ آج تمہاری ترقی ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگوں میں خصوصاً طالب علموں میں یہ بڑا مرض ہے کہ وہ ایک وقت اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کرتے ہیں اور پھر تھوڑی مدت کے بعد بالکل سست ہو جاتے ہیں۔ اس کی بجائے اگر وہ پہلے ہی اپنی طبیعت پر بوجھ ڈال کر اور جبر کرکے تھوڑا کام کریں اور اپنے اندر ذخیرہ جمع رکھیں تو اگلے دن پہلے سے زیادہ ہمت کے ساتھ کام کرسکیں۔

اس دوام سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں قبض و بسط سے انکار کرتا ہوں۔ مگر ایک قبض وہ ہے جو انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے یہ قبض اچھی نہیں اور ایک وہ قبض ہے جو خود بخود ایک حد تک انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ قبض کی مثال رسہ کشی کی سی ہے۔ ایک شخص دوسرے شخص سے رسہ کھینچ کر لے جائے تو اس کا قصور نہیں۔ لیکن اگر یہ تھوڑا سا کھینچ کر ہمت ہار کر بیٹھ جائے تو اس کی سستی ہوگی تو قبض و بسط کا سلسلہ اور ہے۔ اس میں قبض بھی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے اور اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی کسی کو جبراً پکڑ کر لے جائے۔ یا مثلاً نماز میں وہ ذوق و شوق پیدا ہو جو اسے پچھلے سال حاصل تھا لیکن باوجود اس کے کہ پھر وہ توجہ سے پڑھتا ہے اور اسے چھوڑتا نہیں تو یہ قبض کہلائے گی۔ لیکن یہ ترقی کا ذریعہ ہوگی اور اگر چھوڑ دے تو پھر وہ قبض نہیں کہلائے گی۔ بلکہ اس کی سستی ہوگی۔ تو روحانیت کا یہ ایک جز ہے کہ انسان اعمال میں دوام اختیار کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمارا انجام بالخیر کرے۔ ہم ہمیشہ آگے ہی ترقی کریں اور اس کی رحمت کے نیچے رہیں اور ایسا نہ ہو کہ ہمارا قدم پیچھے پڑے بلکہ ہم آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔"

(الفضل ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

بھارت نے کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کرلیا ہے

ماہرین تعلیم سے وزیر قانون جناب ایس ایم ظفر کا خطاب

لاہور ۲۱ جنوری۔ مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر نے کہا ہے کہ بھارت نے معاہدہ تاشقند میں درہ حاجی پیر۔ ٹیٹوال اور کارگل سے فوجیں واپس بلانے پر آمادگی ظاہر کرکے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے وہ پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں دانشوروں کے ایک اجتماع میں اعلان تاشقند کے مختلف قانونی پہلوؤں کی وضاحت کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ دنیا نے جان لیا ہے کہ پاکستان کشمیر کے بارے میں اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوگا۔ اعلان تاشقند سے ہمیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ روس براہ راست اس مسئلہ میں دلچسپی لینے لگا ہے اور ہمیں روس کی ہمدردی حاصل ہوگئی ہے۔

سید محمد ظفر نے کہا کہ بھارت نے درہ حاجی پیر۔ ٹیٹوال اور کارگل پر قبضہ کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ اس نے ان علاقوں کو آزاد کرایا ہے۔ لیکن ان علاقوں سے فوجیں واپس بلانے کا وعدہ کرکے درپردہ اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور اس کا اٹوٹ انگ نہیں۔ وزیر قانون نے اعلان تاشقند کا پس منظر اور اس کے مختلف نکات کی قانونی وضاحت کی۔ وزیر قانون نے کہا کہ بھارت نے تاشقند کانفرنس میں پاکستان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کشمیر کو بھارت کا داخلی معاملہ تسلیم کرنے اور ایک تیسرے ملک سے جو بھارت کا دشمن ہے کسی قسم کا اتحاد نہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا لیکن صدر ایوب نے یہ تمام مطالبات مسترد کر دیئے۔

انہوں نے کہا کہ اعلان تاشقند سے روسی وزیر اعظم جس کے گواہ ہیں ہمیں یہ فائدہ ہوا ہے کہ ایک تو روس مسئلہ کشمیر سے دلچسپی لینے لگا ہے اور دوسرے ہمیں روس کی ہمدردی حاصل ہوگئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اعلان تاشقند بذات خود کوئی حل نہیں بلکہ اس سے تنازعہ کے پرامن تصفیہ کی راہیں ہموار ہوگئی ہیں۔ وزیر قانون نے توقع ظاہر کی کہ اعلان تاشقند سے دونوں ملکوں کے درمیان ایسی فضا سازگار ہو جائے گی جس سے مفاہمت بڑھے اس کے بعد وزیر قانون نے اعلان تاشقند کے بارے میں حاضرین کے متعدد سوالات کے جواب بھی دیئے۔

پاکستان کے موقف کی صداقت دنیا بھر پر ثابت ہوچکی ہے

دفاعی تیاریاں جاری رہیں گی۔ (چودھری علی اکبر)

لائل پور ۲۱ جنوری۔ مرکزی وزیر داخلہ و امور کشمیر چوہدری علی اکبر خان نے اعلان کیا ہے کہ کشمیری عوام کی قربانیاں رائگاں نہیں جائیں گی۔ انہوں نے غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو دکھ اٹھائے ہیں وہ اکارت نہیں جائیں گے۔ ان کی جدوجہد ضرور کامیاب ہوگی۔

چوہدری علی اکبر کل سرکٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے وہ کل شام لائل پور پہنچے۔ انہوں نے کہا کشمیر کے عوام گزشتہ چوتھائی صدی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ عنقریب اپنی غلامی کے بندھن توڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے چوہدری صاحب نے کہا سامراج کے دن پورے ہو چکے ہیں اور آج ساری دنیا نے حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کرنے والی قوموں کے اس پیدائشی حق کو تسلیم کرلیا ہے کشمیری عوام نے اپنے مقصد کے لئے جو گراں بہا قربانیاں دی ہیں اور اس کی پاداش میں جو دکھ اٹھائے ہیں وہ قطعاً رائگاں نہیں جائیں گی۔

انہوں نے کہا اعلان تاشقند نے اس مسئلہ پر پاکستان کے موقف کو اور مضبوط بنا دیا ہے۔ صدر ایوب اور دیگر رہنما اس اعلان کی وضاحت کر چکے ہیں۔ پاکستان اس وقت تک "جنگ نہ کرنے" کے معاہدہ پر دستخط نہیں کرے گا تاوقتیکہ ریاست جموں و کشمیر کا قضیہ انصاف کے ساتھ باعزت طور پر طے نہ کیا جائے۔

چوہدری علی اکبر نے کہا پاکستان نے دنیائے اسلام کی تاریخ میں نیا باب روشن کیا ہے۔ پوری دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک سب مسلمانوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ دنیا پر واضح ہوگیا ہے کہ پاکستانی قوم متحد اور بے خوف ہو کر خطرات کا مقابلہ کرسکتی ہے اور اس سلسلہ میں نتائج کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ پاکستانی قوم نے ملک کا پامردی سے دفاع کرکے پاکستان کی تاریخ میں نئے دور کی ابتدا کی ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا پاکستان سست نہیں پڑے گا۔ بلکہ اپنی دفاعی تیاریاں برابر جاری رکھے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴